Subject

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۵)

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلے میں

① زید گاڑیاں خرید کر آگے بیچتا ہے۔ خریدتے وقت مختلف امور طے ہوتے ہیں مثلاً

(i) ایک گاڑی کا سودا ۵ لاکھ میں طے ہوا۔ سارے نقد ادا کر دیئے۔

(ii) اسی گاڑی کا (سودا نقد ہوا) لیکن ۳ لاکھ نقد دے دیئے اور ۲ لاکھ ایک ماہ یا مطلقاً بعد میں دینے کا طے ہوا

(iii) قسطوں میں خریدتے ہیں مثلاً جب سودا طے ہوتا ہے اس وقت یہ بات ہوتی ہے کہ اگر ابھی سارے پیسے دو تو ۵ لاکھ دینے ہوں گے اور اگر ۶ مہینوں میں ہر ماہ کچھ دو تو چھ لاکھ چھ مہینوں میں دو گے۔

(iv) قسطوں میں معاملہ طے کرتے وقت یہ بات ہوتی ہے کہ اگر قسطیں ۶ مہینوں میں ادا کر دی تو ۶ لاکھ اگر سات مہینوں میں ادا کی تو سات لاکھ، اور اگر آٹھ مہینوں میں ... معاملہ چلتا ہے اسی طرح۔

(v) گاڑی لینے والا قسطوں پر گاڑی لیتا ہے۔ چھ لاکھ روپیہ چھ مہینوں کی قسطوں میں ادا کرنا طے ہوا ہے لیکن اگر خریدنے والا چھ ماہ سے پہلے ساری رقم ادا کر دے تو بیچنے والے کی طرف سے مارکیٹ کے رواج کے مطابق، جلدی ادا کرنے کے تناسب سے، وقت کے اعتبار سے یا رقم کے اعتبار سے، پیسوں میں کمی کر دیتے ہیں۔ اس صورت مختلف شوروموں میں سودا کرتے وقت یہ بات طے ہوتی ہے اور بعض میں طے نہیں ہوتی لیکن معاملہ رواج کے مطابق ہوتا ہے۔ بلکہ اگر بیچنے والا اس صورت میں رقم نہ چھوڑے تو خریدنے والا مطالبہ بھی کرتا ہے (اکثر اوقات) کہ میں جلدی رقم دے رہا ہوں کتنے چھوڑو گے۔

مفتی صاحب! اوپر والی صورتوں کا اسلامی حکم پتہ کرنا ہے۔ ساری صورتوں کا علیحدہ علیحدہ، کسی مولوی صاحب نے کہا تھا کہ خریدنے والے کو یہ کہنا کہ میں جلدی رقم دوں گا تم کچھ رقم کم کر دو اس کے بارے میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ ان کے کہنے پر میں یہ ساری صورتیں لکھ رہا ہوں۔

اس طرح کاروبار کرنے کی ساری تفصیل ساری شرطوں کے ساتھ سمجھائیں۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

محمد عامر شہزاد
[redacted]
حیدرآباد

Scanned by CamScanner

دار الافتاء

الجواب حامداً ومصلیاً

جواب سے پہلے بطور تمہید یہ سمجھنا ضروری ہے کہ نقد کے مقابلے ادھار پر زیادہ قیمت کے ساتھ کوئی چیز بیچنا دو شرطوں کے ساتھ جائز ہے۔

۱- بیچی جانے والی چیز اور قیمت کی ادائیگی کی مدت اسی مجلس میں ضروری ہے، جس مجلس میں اسے بیچا گیا۔

۲- یہ شرائط لگانا جائز نہیں کہ بر وقت ادائیگی نہ ہوئی تو بطور جرمانہ مزید اتنی رقم دینا پڑے گی۔ (کما فی البحوث فی بحث بیع بالتقسیط للشیخ مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم)

اس تمہید کے بعد آپ کی ذکر کردہ ۵ صورتوں کا نمبر وار جواب درج ذیل ہے۔

۱- یہ صورت جائز ہے۔

۲- اس صورت میں بقیہ دو لاکھ کی ادائیگی کی مدت متعین کرنا ضروری ہے جیسے ایک ماہ یا تین ماہ۔ البتہ تاخیر کی صورت میں مزید رقم لینے کی شرط لگانا ممنوع ہے۔

۳- اسی مجلس میں کسی ایک صورت پر اتفاق ہو جائے تو جائز ہے لیکن اگر خریدار کو یہ اختیار دے دیا کہ جو صورت چاہے، اختیار کر لے اور مجلس میں کسی ایک صورت پر اتفاق نہ ہوا تو یہ معاملہ ناجائز ہے۔

۴- یہ صورت جائز نہیں بلکہ مجلس میں ادائیگی کی کسی ایک مدت اور قیمت پر اتفاق ضروری ہے۔

(جاری...)

Scanned by CamScanner

۵- اگر شروع میں فریقین کے درمیان یہ طے ہو کہ جلدی ادائیگی پر کمی کی جائیگی جسکی وجہ سے جلد ادائیگی کرنے پر رعایت حاصل کرنا خریدار کا حق بن جائے تو یہ صورت جائز نہیں۔ ہاں، اگر پہلے سے طے کئے بغیر جلد ادائیگی پر بیچنے والا محض اپنی صوابدید (On its sole discretion) پر کچھ رعایت کرنا چاہے تو کر سکتا ہے ——— واللہ تعالیٰ اعلم

اعجاز احمد غفر اللہ لہ

دار الافتاء - دار العلوم کراچی

۶ر ۳ر ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ

۷/۳/۱۴۳۰ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۵/۱۱۳۵
مورخہ ۷/۳/۱۴۳۰ھ
الجامعۃ دار العلوم کراچی

نائب مفتی
جامعہ دار العلوم کراچی